مسلمان اپنے دین و ایمان بچانے کی فکر کریں

از: عبد الصمد قادری رضوی نوری قادری منزل محلہ بابو گنج رفیع گنج ضلع اورنگ آباد (بہار)

۶ رجب المرجب ۱۴۴۱ھ مطابق ۲ مارچ ۲۰۲۰ء دو شنبہ مبارکہ

ساری دنیا میں مسلمان کی تباہی و بربادی کی کوشش ہو رہی ہے - ہر دور میں یہ سرگرمیاں جاری رہیں اور تمام باطل قوتیں متحد ہو کر سامنے آئیں ـــــ لیکن ان کا عروج ہم حال میں مشاہدہ کر رہے ہیں - جس کے متعدد اسباب و وجوہ ہیں - مثلاً مسلمانوں کی دینی تعلیم و تربیت سے دوری، فرقہائے باطلہ بدگمانوں بے دینوں سے مخالطت و مصاحبت، بے پردگی و بے حیائی کا مظاہرہ، شرعی احکام و مسائل سے عدم واقفیت، مغربی تہذیب و تمدن کا مسلم گھرانوں میں رواج، مغرب زدہ بے راہ روی کے طوفان کی گھروں میں دستک، ٹی - وی، بی - ڈی - او اور موبائیل کے ذریعہ سینما بینی کا وبال عام، مالدار طبقوں کی دین سے بے رغبتی اور دنیا طلبی، ہمارے مذہبی رہنماؤں کا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے لاپرواہی اور احقاق حق و ابطال باطل سے خاموشی وغیرہ ـــــــ

انہیں اسباب و علل کے فقدان کے نتیجے میں اس وقت جو ہمارے ملک میں یہاں کے مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے - وہ واقعی تشویش ناک، ہولناک، بے چین اور مضطرب کر دینے والا ہے - یہ واقعی مسلمانوں کے لیے ایک کٹھن اور صبر آزما آزمائش اور امتحان کا دور ہے - آپ کا فریق مخالف اور آپ کا دشمن بلا شبہ بظاہر دنیوی اعتبار سے طاقتور نظر آ رہا ہے - سیاسی، سماجی، حکومتی اور مالی اعتبار سے ہمارے مقابلے میں اس کی طاقت دیکھنے میں کئی گنا زائد محسوس ہو رہی ہے ـــــ لیکن یہ بھی ایک اٹل حقیقت ہے کہ اہل ایمان کے اندر اللہ رب العزت نے ایمان و یقین، اخلاص و اعتقاد اور برکات اعمال صالحہ کی جو ایک نمایاں ایمانی اور روحانی قوت رکھی ہے - اس کے سامنے اس طرح کی دنیوی طاقتیں بے شمار مرتبہ دم توڑتی ہوئی نظر آئی ہیں - اگر ہم اپنے دین و مذہب، عقائد و اعمال اور وفاداری خدا و رسول کے معاملے میں کھرے اور مخلص ہو جائیں تو اس طرح کے حالات و واقعات اور امتحان و آزمائش سے کامیابی و کامرانی کے ساتھ باہر نکل سکتے ہیں ـــــ

برادران اسلام! جہاں دور حاضر میں آئے دن حکومت وقت کے ظلم وستم اور بربریت سے تنگ آکر مسلمان روز بروز دنیوی نت نئے مسائل اور قسم قسم کے مصائب میں گرفتار ہوتے جارہے ہیں وہیں یہ دیکھا جارہا ہے کہ مسلمانوں کا طبقۂ عام کفار ومشرکین ومرتدین اور دشمنان دین سے قلبی دوستی ومحبت کے ہاتھ بڑھا کر اوران کے ساتھ ہم پیالہ اور ہم نیوالہ ہوکر اپنے ایمان وعقیدہ سے ہاتھ دھوتے جارہے ہیں۔ حالانکہ دنیا کی ہر چیز کوشش وتلاش کے بعد مل جاتی ہے مگر ''ایمان'' ایسی انمول دولت ہے جو بے فضل الٰہی کسی قیمت پر کہیں دستیاب نہیں ہوسکتی یہ تو ایک نعمت خداداد ہے جو قسمت والے ہی کو میسر آتی ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس نعمت ودولت کی قدر کرتے ہیں اور اس کی حفاظت کرکے اسے ضائع وبرباد ہونے سے بچاتے ہیں یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ کوئی نعمت اسی وقت تک محفوظ رہ سکتی ہے۔ جب تک اس کی حفاظت کی جائے۔ صحت کا طلب گار اگر اپنے کو مرض کے حملے سے نہ بچائے اور حفظ ماتقدم کی تدبیروں پر عمل نہ کرے تو یقیناً ایک دن مریض ہوجائے گا۔ دولت کا جمع کرنے والا اگر اپنی دولت کو چوروں اور ڈاکوؤں سے نہ بچائے اور نہ چھپائے تو ایک نہ ایک دن اسے کف افسوس ملنا ہی پڑے گا۔ اسی طرح ایک مسلمان اگر اپنے دولت ایمان اور نعمت اسلام کو کفر ونفاق کے مرض سے نہ بچائے گا اور بطور حفظ ماتقدم اس مرض سے بچنے کے لئے برے اور خراب عقیدے والوں سے اپنے کو علاحدہ نہ رکھے گا تو یقیناً ایک دن ایسا شخص مبتلائے گمرہی ہوکر دولت ایمان سے محروم ہوجائے گا۔

ہر چیز کا ایک خاصہ اور اثر ہوتا ہے۔ آگ کے شعلے کو ہاتھ میں لیجئے، آبلے پڑجائیں گے۔ برف کے ٹکڑے ہاتھ پہ رکھئے، ہاتھ شل ہوجائیں گے۔ زہر کھالیجئے ہلاکت لازمی ہے۔ خوشبو سے دماغ معطر ہوجاتا ہے، بدبو سے روح گھبراتی ہے۔ حق وصداقت کی باتوں اور اچھے پاک نفسوں کی صحبتوں کا اثر ہے کہ ایمان کے پھولوں کو شگفتہ کرتی ہے۔ ایمان اور دین انسان کا محفوظ رہتا ہے۔ اس لئے فرمایا گیا **لایشقی بھم جلیسھم** یعنی ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی بدبخت نہیں ہوتا، گمراہی کی باتوں کو سننے اور گمراہ اور بدعقیدہ لوگوں کی صحبت میں جانے سے دینی حرارت رفتہ رفتہ ختم ہوکر انسان دق کا مریض ہوکر دینی ایمانی زندگی سے محروم ہوجاتا ہے۔ اسی فلسفہ کے تحت قرآن کریم کی یہ نصیحت ہے: **واما ینسنك الشیطٰن فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظٰلمین** (پ۷ آیت ۶۸) اور اگر شیطان تجھے بھلاوے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

لہٰذا ہمارے دین وایمان کی حفاظت اسی میں ہے کہ ہم کفار ومشرکین اور مرتدین بالخصوص وہابیوں، دیوبندیوں، نیچریوں، تبلیغیوں، مودودیوں، ندویوں، رافضیوں اور صلح کلیوں وغیرہم جملہ بدعقیدوں، بددینوں فرقہائے باطلہ سے تنکار توڑ جدا رہیں اور بچیں اور مرشد برحق تاجدار اہل سنت شہزادۂ اعلیٰ حضرت کے اس شعر پر عمل کریں:

دشمن جاں سے کہیں بدتر ہے دشمن دین کا

Scanned with CamScanner

ان کے دشمن ہے بھی ان کا گدا ملتا نہیں
وصل مولیٰ چاہتے ہو تو وسیلہ ڈھونڈ لو
بے وسیلہ نجدیو ہرگز خدا ملتا نہیں

اب آپ اپنے ایمان میں جلا پیدا کرنے کے لئے ذیل میں ایمان افروز تحریر ملاحظہ کریں۔

اے مسلمانو! اپنے ایمان کو بچاؤ

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا
یاد اس کی اپنی عادت کیجئے
جس کا حسن اللہ کو بھی بھا گیا
ایسے پیارے سے محبت کیجئے

اے پیارے نبی کے امتیو! اپنے پیارے نبی کا احسان نہ بھولو، تمہارے نبی کے تم پر کتنے احسانات ہیں کون شمار کر سکتا ہے۔ مختصر بتا رہا ہوں یاد کرو اور دل سے مانو اگر تم نے اپنے پیارے رسول کی محبت و احسان کو بھلا دیا تو تمہارا ٹھکانہ کہاں ہوگا۔

غریبوں سوائے در مصطفیٰ کے
کہیں بھی نہ ہوگا گذارا تمہارا
مصطفیٰ کی یہ پیاری پیاری صدا ہے
کہ ہوگا قیامت میں چارا تمہارا

خدا کی قسم تمہارے نبی سے بڑھ کر تمہارا خیر خواہ اور مہربان مخلوق میں کوئی نہیں۔ تمہارے نبی نے تمہارے غم میں دن کا کھانا رات کا سونا ترک فرما دیا۔ تم رات دن گناہوں میں مشغول رہتے ہو مگر وہ تمہارے لئے رات رات بھر روتے رہے تم چین کی نیند سو رہے ہو اور وہ تمہاری بخشش کے لئے راتوں رات جاگتے رہے۔ جب اس دنیا میں تشریف فرما ہے ایک آن کے لئے بھی تمہیں نہیں بھلایا۔ بار بار فرماتے رہے خدایا میری امت، میری امت اور رونے لگتے۔ روز پیدائش سے وفات تک تمہاری شفاعت اور غم خواری میں مشغول رہے۔ تم پروانہ کیطرح آگ میں گرتے پڑتے ہو اور تمہارے پیارے نبی تمہیں پکڑے روک رہے ہیں۔ جس روز آسمان پر بادل ہوتا تمہارے غم میں بے قرار ہو جاتے کہ کہیں ایسا نہ کہ بادل کے ذریعہ میری گنہگار امت پر عذاب نازل ہو جائے۔

اے مسلمانو! تم اپنے نبی سے بڑھ کر اپنا مہربان دنیا و آخرت میں کس کو پاؤ گے؟ دنیا میں تمہارے بہت خیر خواہ اور ہمدرد ہوں گے تم سے محبت کرنے اور تمہیں سہارا دینے والے ہوں گے۔ جیسے تمہاری ماں، تمہارے باپ، تمہارے بھائی، تمہارے احباب، تمہارے پیر، تمہارے استاذ۔ لیکن ذرا بتاؤ وہ کون سے ماں باپ ہیں جنہوں نے پیدا ہوتے ہوتے اپنی اولاد کو یاد کیا ہو؟ وہ کون سے پیر اور استاذ ہیں جنہوں نے پیدا ہوتے ہوتے اپنے مرید و شاگرد کو یاد کیا ہو؟ وہ کون سا بھائی یا دوست ہے جس نے پیدا ہوتے ہوتے اپنے بھائی یا دوست کو یاد کیا ہو؟ جواب نا کے سوا ہاں میں نہیں دے سکتے۔ صرف اور صرف تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک ذات ہے جنہوں نے پیدا ہوتے ہی اپنی امت کو یاد کیا اور رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ فرمایا۔ قسم اس خدائے پاک کی جس نے اپنے محبوب کو ہم پر مہربان کیا۔ ہرگز ہرگز کوئی ماں اپنے پیارے اکلوتے بیٹے پر اتنی مہربان

Scanned with CamScanner

نہیں، جس قدر وہ اپنے امتی پر مہربان ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر روز وہ تمہارے لئے ستر بار مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ ہر پیر اور جمعرات کو تمہارے اعمال تمہارے پیارے نبی کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں نیکیوں کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور گناہوں کو بخشواتے ہیں۔ جب معراج ہوئی وہاں بھی تمہیں یاد فرمایا جب اس دنیا سے تشریف لے گئے تو اپنی قبر مبارک میں تمہیں یاد کیا اور قیامت تک تمہاری یاد میں امتی امتی فرماتے رہیں گے۔ قیامت کا دن بڑا سخت دن ہوگا پیاس کی وہ شدت ہوگی کہ زبانیں سوکھ کر باہر آجائیں گی۔ گرمی ایسی ہوگی کہ بھیجے کھولتے ہوں گے اس دن کوئی کسی کا مددگار نہ ہوگا۔ اس روز بھی تمہارے پیارے نبی تمہارے غم میں بیقرار ہوں گے۔ مقدس آنکھوں سے آنسو کا دریا بہا رہے ہوں گے۔ کبھی پل صراط کے کنارے کھڑے ہوں گے اور رو رو کر تمہاری سلامتی کی دعا کر رہے ہوں گے۔ الٰہی میری گناہگار امت کو جہنم میں گرنے سے بچالے کبھی میزان پر تشریف لے جائیں گے تمہاری نیکیوں میں کمی دیکھیں گے شفاعت فرما کر نجات دلوائیں گے اور فوراً ہی دیکھو تو حوض کوثر پر جلوہ فرما ہیں اور پیاسوں کو سیراب فرما رہے ہیں۔ کبھی جہنم سے اپنی گناہگار امت کو نکال رہے ہیں۔ غرض ہر جگہ انہیں کی دہائی، ہر شخص انہیں کو پکارتا، انہیں سے فریاد کرتا ہوگا۔ اور ان کے سوا کس کو پکارے؟ ہے کون؟ ہر ایک تو اپنی فکر میں ہے صرف ایک تمہارے محبوب ہیں جنہیں اپنی کچھ فکر نہیں صرف تمہارا غم ہوگا۔ اور کیوں نہ ایسا ہو کہ ان کے رب نے انہیں تمہارے لئے رؤف و رحیم بنایا ہے، رحمۃ للعلمین بنایا ہے۔ تمہاری جانوں سے زیادہ مالک انہیں ٹھہرایا ہے۔ تبھی تو رنج و غم میں تم ہو اور بے چینی تمہارے نبی کو ہو رہی ہے۔

لہٰذا اے گنہگارو! اپنے غم خوار آقا و مولیٰ کے احسان کو مانو اور ان سے سچی محبت کرو۔ اور تمہارے نبی کے جتنے دشمن ہیں ان سب سے سچی عداوت و نفرت رکھو ورنہ ایمان کے امتحان میں فیل ہو جاؤ گے۔ کیوں کہ تمہارے نبی کی عظمت و محبت کا نام ہی ایمان ہے بلکہ ایمان اسی محبت کا نام ہے تو تم پر فرض ہے کہ جو ان سے محبت رکھتا ہے اسے اپنا دوست اور مؤمن مسلمان مانو اور جو ان کی شان پاک میں گستاخی کرتا ہے اسے اپنا دشمن اور شیطان جانو۔

اے نبی کے کلمہ پڑھنے والو! انصاف سے بتاؤ جو تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گستاخی اور بے ادبی کرتے ہیں اور کتابوں میں لکھتے اور چھاپتے ہیں کیا وہ تمہارے دوست اور مسلمان ہیں؟ ہرگز نہیں، ہرگز نہیں تو پھر تم ان کے کلمہ، نماز اور روزے سے کیوں دھوکا کھاتے ہو۔ ابلیس سے بڑا نمازی کون ہوگا پھر اس کا انجام کیا ہوا۔

تم کہو گے کہ وہ کون لوگ ہیں جو پیارے نبی کی شان میں گندگی گندگی باتیں لکھتے اور چھاپتے رہتے ہیں۔

مسلمانو! سنو تمہارے پیارے نبی کی شان میں گستاخی کرنے والے وہابی دیوبندی، ندوی، نیچری، تبلیغی، مودودی وغیرہم مرتدین ہیں اور ایک زمانے سے ایسی ناپاک حرکتیں کر رہے ہیں اور پھر اپنے کو پکا مسلمان اور نمازی کہلواتے ہیں۔ اگر تمہیں وہابیوں، دیوبندیوں کی گستاخی میں ذرہ برابر بھی شبہ ہو تو ان کی کتابیں تقویۃ الایمان، حفظ الایمان، براہین قاطعہ، تحذیر الناس فتاویٰ رشیدیہ، بہشتی زیور وغیرہ منگوا کر اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھ لو۔ وہ کتابیں آج بھی چھپ رہی ہیں اور دوکانوں میں فروخت ہو رہی ہیں نیز ان کی جانب سے مفت بھی تقسیم ہو رہی ہیں دیکھنے سننے کے بعد فیصلہ کرو ایسی گندی باتیں لکھنے والے، خدائے پاک اور اس کے محبوب کے دوست ہیں یا دشمن؟ اور وہ بولیاں محبت کی ہیں یا دشمنی کی؟ اور اس میں خدا اور رسول کی تعریف ہے یا توہین؟ وہ بولیاں یہ ہیں:

۱۔ حضور کے علم کی کیا خصوصیت ایسا علم غیب زید و عمرو بچوں پاگلوں بلکہ تمام جانوروں کو حاصل ہے (ملخصاً) (حفظ الایمان ص ۱۵ از مولوی اشرف علی تھانوی)

۲۔ شیطان اور ملک الموت کو نبی سے زیادہ علم ہے دلیل سے ثابت ہے۔ نبی کے لئے زیادہ علم ماننا شرک ہے اور جو شخص نبی کے لئے

Scanned with CamScanner

شیطان وملک الموت سے زیادہ علم مانے وہ کافر ومشرک ہے۔ (ملخصاً) براہین قاطعہ از ملا خلیل احمد انبیٹھوی)

۳:۔ حضور زمانے کے اعتبار سے آخری نبی نہیں ہیں حضور کے بعد بھی دوسرا نبی پیدا ہوسکتا ہے اور خاتم النبیین کا معنی آخری نبی سمجھنا جاہلوں کا خیال ہے۔ (ملخصا) تحذیر الناس از ملا قاسم نانوتوی)

۴:۔ خدا جھوٹ بولا، خدا جھوٹ بولتا ہے، خدا جھوٹ بولے گا، خدا جھوٹا ہے۔ اصل عبارت وقوع کذب کے معنی درست ہوگئے" اور وقوع کذب تینوں زمانوں کو شامل ہے۔ (ملخصا) (دستخطی وسہری فتوی فتوی ملا رشید احمد گنگوہی منقول از ردشہاب ثاقب ص ۲۸۶، بحوالہ سوانح اعلیٰ حضرت ص ۲۳۱، روشنی دیوبندی اختلافات کا جائزہ ص ۱۳۳)

۵:۔ اور شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا "مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں" براہین قاطعہ ص ۵۱، از ملا خلیل احمد انبیٹھوی مصدقہ ملا رشید احمد گنگوہی) حالانکہ مدارج النبوۃ مترجم جلد اول ص ۱۷ پر شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے اس روایت کو بے اصل بتایا ہے اور مردود قرار دیا ہے۔ ملاحظہ کیجئے "اس کلام کی کوئی اصل نہیں اور نہ اس قسم کی کوئی صحیح روایت وارد ہے۔" (معلوم خدا کو پیچھے کی بھی خبر نہیں (ملخصاً) (براہین قاطعہ از ملا خلیل احمد انبیٹھوی، مصدقہ ملا رشید احمد گنگوہی)

۶:۔ خدا کے دربار میں انبیاء، اولیاء ایک ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر اور چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں۔ (ملخصاً) تقویۃ الایمان از ملا اسمٰعیل دہلوی)

۷:۔ حضور مر کر مٹی میں مل گئے۔ (ملخصا) (ایضاً)

۸:۔ حالت نماز میں حضور صلی اللہ تعالیٰ کا دھیان باندھنا گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوبنے سے بدرجہا بدتر ہے۔ نماز پڑھنے کی حالت میں سرکار کی طرف خیال لے جانے سے نمازی شرک سے قریب ہوجاتا ہے۔ (ملخصاً) صراط مستقیم از ملا اسمٰعیل دہلوی)

۹:۔ مرتد غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب "براہین غلامیہ" کو اللہ تعالیٰ کی کتاب بتایا اور اس میں دعوئ نبوت ورسالت کیا اور صاف لکھ دیا "اللہ وہی ہے جس نے اپنا رسول قادیان میں بھیجا۔ بحوالہ حسام الحرمین ص ۷۶، مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی ۱۴۳۰ھ **والعیاذ باللہ سبحنہ تعالیٰ**

ملا تھانوی، نانوتوی، انبیٹھوی، گنگوہی اور مرتد غلام احمد قادیانی کی کھلی ہوئی گستاخیوں کے سبب مکہ معظمہ ومدینہ منورہ کے اکابر علمائے اسلام نے فتاوی حسام الحرمین میں اور ۲۶۰ سے زائد علمائے ہند وپاک نے الصوارم الہندیہ میں حکم شرعی صادر کیا کہ ان لوگوں نے چونکہ خدا اور رسول کی شان میں شدید گستاخی کی ہے اس لئے یہ پانچوں مولوی خارج از اسلام کافر ومرتد ہیں اور جو شخص ان لوگوں کے گستاخانہ اقوال پر آگاہ ہوتے ہوئے ان کو کافر نہ مانے اور ان کے عذاب ہونے میں شک کرے تو بحکم شریعت مطہرہ وہ بھی اسی طرح کافر ہے۔ ان سے اسلامی رشتہ قائم کرنا حرام ہے، ان کے پیچھے نماز ادا کرنا حرام وباطل ہے۔ ان کا ذبیحہ مردار وحرام ہے، ان کے ساتھ نکاح حرام وباطل ومحض زنا ان کی نماز جنازہ، ان کے ساتھ کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، ملنا جلنا غرضیکہ کوئی برتاؤ مسلمان جیسا کرنا دین کے حق میں زہر قاتل ہے۔

ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی!
عشق کے بدلے عداوت کیجئے

اے پیارے مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام لینے والو! انصاف کرو اگر آج تم نہیں کروگے تو تمہارا رب ایک دن ضرور انصاف فرمانے والا ہے۔ تم سمجھتے ہو کہ وہابی سنی کا اختلاف صرف نیاز، فاتحہ، میلاد، گیارہویں اور شب براءت کے حلوے کا ہے۔ نہیں نہیں۔ دھوکا نہ کھاؤ اصل اختلاف ایمان وکفر کا ہے۔ فساد کی جڑ وہ گالیاں ہیں جو وہابیوں کی کتابوں میں موجود ہیں۔ ان گالیوں میں چند گالیوں کو میں نے بطور نمونہ اوپر نقل کیا ہے۔ اس قسم کی گالیوں اور گستاخیوں سے وہابیوں، دیوبندیوں کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ اگر آج بھی وہابی دیوبندی اپنی کتابوں سے ان گالیوں کو نکال کر ان سے

Scanned with CamScanner

بیزاری کا اعلان کرتے ہوئے توبہ تجدید ایمان کر کے عقیدہ اہلسنت قبول کرلیں تو سب اختلاف ختم ہوجائے گا اور جب تک ایسا نہیں کر رہے ہیں تو انصاف سے تمہیں بتاؤ وہابی، دیوبندی تمہارے پیارے نبی کی شان میں گستاخیاں لکھتے، چھاپتے بانٹتے رہتے ہیں اور ہم ان کے امتی ہو کر چپ چاپ بیٹھے رہیں؟ ردنہ کریں؟ اور الگ نہ رہیں؟ انصاف کو آواز دو۔ انصاف کہاں ہے؟

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

اے مسلمانو! تمہارے باپ، بیٹے، بھائی کو اگر کوئی برا کہہ دے، گالی دے دے تو آپے سے باہر ہو جاتے ہو، غصہ میں جل بھن اٹھتے ہو حالانکہ ایسے موقع پر تمہیں صبر کرنا چاہئے۔ تو کیا تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت وعظمت تمہارے باپ، تمہارے بیٹے اور برادر وغیرہ سے کم ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ ساری عزتیں اور بڑائیاں نبی کی عزت وعظمت پر قربان ہیں پھر کیوں پالیسی سے کام لیتے ہو۔ خدا اور رسول کے معاملہ میں چاپلوسی کیوں کرتے ہو؟

اے مسلمان کہلانے والو! کیا تمہیں ہمیشہ اسی دنیا کی چھاؤں میں رہنا ہے؟ یہاں سے جانا نہیں ہے؟ کیا قیامت نہ آئے گی؟ کیا حشر قائم نہ ہوگا؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منہ دکھانا نہیں ہے؟ کیا ان کے سامنے شفاعت کے لئے ہاتھ پھیلانا نہیں ہے؟ خدا کے لئے اپنا ایمان سنبھالو! خدا کے قہر سے ڈرو! پیارے نبی سے حیا کرو! آخرت کا سامان درست کرو! خواب غفلت سے جاگو! جس کسی سے اپنے پیارے نبی کی ادنیٰ توہین سنو پھر وہ تمہارے جگر کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو اس سے دور بھاگو، خدا ورسول کے دشمنوں کو اپنا دشمن مانو! ان سے تعلق کو آگ جانو! ہوش میں آجاؤ ورنہ تمہارے تمہارے دل اندھے ہو جائیں گے۔ تمہارا ایمان تمہارے سینوں سے نکل جائے گا۔ تمہارے نکاح ٹوٹ جائیں گے۔ میں جانتا ہوں حق کڑوا لگے گا مگر کوئی مسلمان تو ایسا نکلے گا کہ رب کے حضور گردن جھکا کر سچے دل سے سنے دیکھے۔ حق وباطل کو ایمان کی ترازو میں پرکھے، اور اگر سب پر وہی عناد ومکابرہ کا داغ تو وما علینا الا البلاغ۔

اللهم اليك المشتكى وانت المستعان وعليك البلاغ واليك المصير ولاحول ولا قوة الا بالله العلى العظيم.

گدائے کوئے رضوی عبدالصمد قادری

۱۵ر جمادی لأخری ۱۴۴۱ھ مطابق ۱۰ر فروری ۲۰۲۰ء

یوم وہابیت کش دوشنبہ مبارکہ

9764135477

حضرت بدر ملت علامہ مولانا مفتی بدرالدین احمد صاحب قادری رضوی نوری قدس سرہ کے انتہائی نصیحت آموز مکتوب جسے آپ نے اپنے ایک شاگرد مولانا محمد تسلیم رضا صاحب رضوی کے والد کے نام اس موقع پر تحریر فرمایا تھا۔ جب انہوں نے اپنے ایک لڑکے کا رشتۂ نکاح ایسے شخص کے گھر طے کرلیا تھا جس نے اپنے فرزند کی شادی ایک دیوبندی کے گھر کر دیا تھا۔

مکتوب بنام عبدالجبار صاحب

مقام مہڑا پوسٹ کریار ضلع بستی (یوپی)

Scanned with CamScanner

از: مدرسہ غوثیہ بڑھیا بتاریخ ۲ رشوال ۱۴۰۸ھ

مکرمی برادر گرامی عبدالجبار صاحب السلام علیکم

خیریت جانبین درگاہ الٰہی جل جلالہ میں نیک مطلوب ہے۔ ضروری قابل تحریر یہ ہے کہ میں نے آپ کو رونق بیگ کے یہاں رشتہ قائم کرنے سے اس لیے روکا تھا کہ وہ دیوبندی کے یہاں اپنے لڑکے کی شادی کر چکے ہیں۔ آپ کے فرزند مولوی تسلیم رضا (میرے شاگرد) جب گھر سے یہاں مدرسہ غوثیہ بڑھیا آئے تو ان سے معلوم ہوا کہ آپ رونق بیگ کے یہاں اپنے دوسرے لڑکے کا رشتہ قائم کرنے کے لیے طے کر چکے ہیں۔ پھر جب تسلیم رضا آپ کے بیٹے نے کہا کہ اگر آپ رونق بیگ کے یہاں رشتہ کریں گے تو میں نکاح میں شریک نہیں رہوں گا تو آپ ان پر بہت برہم ہوئے اور ناراض ہو گئے اور کہا کہ جب تم کو نکاح میں شریک نہیں ہونا ہے تو تم ہمیشہ کے لئے گھر سے چلے جاؤ۔ آپ غور کریں جب میدان محشر میں سرکار مصطفیٰ مدینے والے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ سے باز پرس کرتے ہوئے فرمائیں گے کہ تم نے اس آدمی کے یہاں رشتہ کیوں قائم کیا جو میرے دشمن وہابی دیوبندی سے رشتہ قائم کئے ہوئے تھا۔ جس شخص نے میرے دشمن سے ناتا جوڑ رکھا تھا اس سے تم نے ناتا جوڑا ہے تو اس سے شفاعت کراؤ۔ تو بھائی صاحب بتایئے کہ اس موقع پر آپ کا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟ کیا آپ کو ہمیشہ اسی دنیا کی چھاؤں میں رہنا ہے؟ دنیا سے جانا نہیں ہے۔ یاد رکھئے! کہ سرکار رحمۃ للعلمین مدینے والے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس کی شفاعت کا انکار کر دیں گے اس کے لیے پیر و پیغمبر، غوث قطب کوئی شفاعت نہیں کر سکتا۔

بتایئے! جو شخص آپ کی آخرت بنانے کے لیے آپ کو سمجھاتا ہے تو قبول کرنے کے بجائے الٹے آپ اس پر ناراض ہوتے ہیں۔ کیا دین وایمان، شریعت واسلام کا یہی تقاضہ ہے جو آپ کر رہے ہیں۔ آپ سوچیں جو بات آپ کو بتائی گئی ہے وہ اچھی ہے یا خراب اگر اچھی ہے تو آپ کیوں ناراض ہو رہے ہیں؟ آپ کو تو یہی بتایا گیا ہے کہ جس نے دیوبندی سے رشتہ ناتا کر لیا ہے اس سے آپ رشتہ نہ کیجئے۔ اس مشورے اور ہدایت کو پورے ہندوستان میں کوئی بھی سنی پیر فقیر، مفتی، مولانا، عالم محدث، حافظ قاری غلط کہہ سکتا ہے۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں تو پھر اس فقہی مشورے کو قبول کرنے سے آپ کو انکار کیوں ہے؟ بال بچوں کو سلام و دعا، فقط

بدرالدین احمد ۲ رشوال ۱۴۰۸ھ

حضرت مولانا سید شاہ حافظ غلام حسین مصطفیٰ رضا قادری، ملتان شریف (پاکستان) کے مبارک خواب وہ فرماتے ہیں:

واللہ واللہ مجھے دو مرتبہ زیارت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوئی، سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور میرے ناقص کانوں نے سنا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہ ارشادات مبارکہ ہیں۔ فرمایا "موجودہ وقت میں میری امت کو اگر صحیح راستہ اختیار کرنا ہے تو میرے احمد رضا کا راستہ اختیار کرے۔ احمد رضا کا راستہ ہی میرا راستہ ہے۔

(منقول از ماہنامہ نور مصطفیٰ پٹنہ کا امام اہل سنت نمبر ۱۴۴۱ھ/۲۰۱۹ء)

9852410508
Zulfqar

Scanned with CamScanner